

دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار

The Role of Preachers Women in Spreading Islam in the Modern Age

ڈاکٹر ابو بکر بھٹہ *

ڈاکٹر کوثر ارشد **

Abstract

In the present era, there is need for preaching services and it is the duty of all Muslims. If we glance into the globe then at this present time, Muslims are all over the world but they are the meekest and inferiority-complex nations of the world and the majority of Muslims is thinking that their progress is in the culture and civilization of foreigners. At this present time, the Muslims are in miserable plight. In Afghanistan, Iraq, philistine and Kashmir, the Muslims are going through the atrocities.

The infidel powers are criticizing the Muslims and Islam, focusing on their own objections on the Islam. Along with the jihad and extremism, the Islam is being criticized on the basis of the women right too. If it is said that, the topic of "woman" is the best topic of criticism on Islam then it wouldn't be wrong. And to highlight this topic, one group of Muslim women is very active and as the women is an important part of society as well the representative of the half humanity then it is clear that the misunderstandings which can be created by the women, more than it the woman can be the best reformer. This reformation is possible only in this way that Muslim should act upon Islam and its teachings.

The women are important member of the society, the reformation of the society is impossible without the women. The reformation of the woman is the reformation of whole family and the reformation of one family is the reformation of the whole society. The role of women is very important in the preaching. Woman, as a mother, after nourishing his children in a better way can keep the base of a good Islamic society after making them a good Muslim and a good society can be the reason of a good global brotherhood.

This article is consisted on two main discussions:

First: the historical background and need for women preachers in the present era

Second: the limitations and rules for women preachers in the present era.

Keywords: Women Preachers; Present Era; Reformating; Limitaitons; Rules

* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی زبان و ادب، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

** اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی زبان و ادب، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

تمہید

عصر حاضر میں خصوصاً اسلامی تبلیغی خدمات کی ضرورت ہے، اور یہ ذمہ داری تمام مسلمانوں کو بلا امتیاز سرانجام دینا ہے۔ عالم دنیا کا جائزہ لیا جائے تو اس وقت مسلمانوں کا وجود دنیا کے ہر حصہ میں محیط ہے، اس تسلیم شدہ حقیقت کے باوجود مسلمان سب سے مظلوم طبقہ بن کر رہ گیا ہے اور مسلمانوں کی اکثریت اپنا عروج اغیار کی تہذیب و تمدن کو اختیار کرنے میں سمجھ رہے ہیں، اس وقت مسلمانوں کی حالت زار قابل رحم ہے۔ کشمیر، فلسطین، عراق اور افغانستان میں مسلمان اغیار کی ریشہ دوانیوں کے سبب ظلم و استبداد کی چکی میں پُرس رہے ہیں۔

باطل قوتیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا کر اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی میں لگی ہوئی ہیں۔ جہاد کے معنی و مفہوم اور عمل کو غلط رنگ دے کر شدت پسندی کا لیلیل مسلمانوں پر چسپاں کیا جا رہا ہے اور مسلمان خواتین کو اسلامی معاشرے میں پابند سلاسل بنا کر دکھایا جا رہا ہے جبکہ اسلام نے عورت کو ذلتوں کی پستیوں سے نکال کر عزت و وقار کی رفعتوں پر سرفراز کیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ "عورت" کا موضوع اسلام سے متعلق تنقید کے لئے سب سے بہترین موضوع ہے تو غلط نہ ہو گا۔ اور اس موضوع کو جلا بخشنے کے لئے مسلمان خواتین میں سے ہی ایک گروہ سرگرم عمل ہے چونکہ عورت ہی معاشرے کا ایک اہم حصہ ہے، اور نصف انسانیت کی ترجمان بھی ہے تو یہ واضح ہے کہ جتنا بگاڑ ایک عورت پیدا کر سکتی ہے اس سے کہیں زیادہ عورت اصلاح معاشرہ میں خدمت سرانجام دے سکتی ہے اور یہ اصلاح صرف ایسی صورت میں ممکن ہے کہ مسلمان اسلام اور اس کی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوں اور اسلام کی حقیقی تصویر مسلمانوں کے اخلاق و اعلیٰ کردار میں نمایاں نظر آئے۔

عورت معاشرے کا اہم رکن و ستون ہے اس کے بغیر معاشرے کی اصلاح و بقاء یقیناً ناممکن ہے، عورت کی اصلاح پورے گھرانہ کی اصلاح ہوتی ہے اور ایک گھر کی اصلاح پورے معاشرے کی اصلاح کرتی اور اسے سنوارتی ہے، خواتین کا کردار تبلیغ اسلام میں بہت ہی اہم ہے، عورت بحیثیت ماں اپنی اولاد کی بہترین تربیت کر کے نہ صرف ایک اچھا مسلمان بناتی ہے بلکہ ایک اچھے اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھ سکتی ہے، اور ایک اچھا معاشرہ ایک اچھے عالمی بھائی چارہ کی تصویر بن سکتا ہے۔ اس مقالہ میں خواتین کے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کردار کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی ضرورت و اہمیت اور شروط و حدود کا جامع انداز میں تعین کیا گیا ہے۔

یہ مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہے

عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی ضرورت و اہمیت تاریخی پس منظر میں

عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی شرائط و حدود

عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی ضرورت و اہمیت تاریخی پس منظر میں

مبلغ خواتین کی ضرورت و اہمیت

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس کا ہر شخص تک پہنچنا ضروری ہے اور یہ رسائی خود بخود نہ ہوگی، بلکہ جس طرح اسلام نبی اکرمؐ سے مسلمانوں تک پہنچا اسی طرح اس کو آگے پہنچانا اب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری عورتوں پر بھی اتنی ہی عائد ہوتی ہے جتنی کہ مردوں پر، ارشاد باری ہے:

﴿وَلْتَكُنَّ مِنْكُمْ آفَةٌ يُدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾¹

ترجمہ: اور تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے نیکوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

﴿مِنْكُمْ﴾ میں لفظ ﴿ہون﴾ تمہیں کے لئے ہے، تبعیض کے لئے نہیں، یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے²، خواہ وہ مرد ہو یا عورت ان سب پر حد استطاعت تبلیغی فرائض کو انجام دینا ضروری ہے، اس میں کوتاہی ان کے اپنے اور دین کی بقا کے لیے نقصان دہ ہے۔

تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ عورتوں نے دعوت و تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، دور حاضر میں بھی عورتیں دعوت و تبلیغ میں مصروف ہیں، مگر جدت پسندی کے زیر اثر یہ عمل سست پڑتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے عورتوں کے مبلغانہ کردار، کیونکہ اسلامی تشخص کی حفاظت انہی کی وجہ سے ممکن ہے، اسلامی تہذیب و تمدن کو نسل در نسل منتقل کرنا مسلمان خواتین کا کارنامہ ہے۔

ابو الحسن ندوی فرماتے ہیں، اگر یہ متقی، شریف اور مومن خواتین نہ ہوتیں تو اسلامی تہذیب و تشخص کی حفاظت و بقا خطرہ میں پڑ جاتی۔ ان کا مردوں کے ساتھ تعاون، محنت، اسلامی طرز حیات، بہترین تربیت اور سچی لگن ہی تھی، جس کی وجہ سے اسلامی تہذیب و تمدن اور اقدار ہم تک اپنی اصل حالت میں پہنچے³۔ اسلامی تشخص اور تہذیب و تمدن کو ہمیشہ سے دوسری تہذیبوں میں خلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی ہے، مگر صلحائے امت نے ہمیشہ اس سازش کو ناکام بنایا۔ اسی اسلامی تشخص کے قیام اور بقاء کے لیے مسلمان خواتین نے قربانیاں دیں، جب اموی حکمران راہ راست سے بھٹک رہے تھے تو عبد اللہ بن زبیر نے ان کی اصلاح کے لیے جان دے دی، ان کی نعش لٹکا دی گئی اس موقع پر ان کی والدہ نے رونے دھونے کی بجائے ایک تاریخی جملہ کہا:

"أما أن لهذا الراكب أن ينزل"⁴

کیا اس شہ سوار کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

اسی طرح ہر مسلمان عورت نے اپنے پیاروں کی قربانیاں دیں خود بھی تکلیفیں اٹھائیں، مگر اسلام کی

شناخت پر حرف نہ آنے دیا۔

1945 میں روس میں اشتراکی انقلاب کی وجہ سے تاجکستان، ازبکستان، قازقستان، آذربائیجان اور

دوسری ملحقہ ریاستوں میں مسلمانوں کے علمی، تاریخی، تہذیبی و ثقافتی ورثہ کو شدید نقصان پہنچا اور اشتراکیوں نے ان علاقوں سے دین اسلام کو مکمل طور پر مٹانے کی سعی کی، ایسے میں مسلمان عورتوں نے اسلام کی حفاظت اور اسلامی روایات کی پاسداری، گھروں میں نئی نسل کی اسلامی خطوط پر تربیت کر کے شروع کی، نتیجہ ان کی کوشش سے ازسرنو تحریک احیائے اسلام کی ابتداء ہوئی⁵۔

عورتوں کا مصلحانہ کردار صرف عورتوں تک ہی محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے،

کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے یہی بچہ جو ان ہو کر باپ، بیٹے، شوہر اور بھائی کی حیثیت سے معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اگر ماں بچے کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کرتی ہے تو وہ حقیقتاً ایک فلاحی معاشرے کی بنیاد رکھ رہی ہوتی ہے، اور اگر وہ تربیت میں کوتاہی کرتی ہے تو بچے کی صلاحیتیں تعمیری کے بجائے تخریبی رخ اختیار کر سکتی ہیں۔ ایسا ہی معاملہ بچی کا بھی ہوتا ہے جو اگلی نسلوں کی بنیاد بنتی ہے۔ حقیقتاً عورت کسی بھی قوم یا معاشرے کی اصلاح و تعمیر میں بنیادی کردار کی حامل ہے⁷۔

ملائیشیا اور انڈونیشیا میں اسلام کے پھیلاؤ کی وجہ مسلمان تاجروں کا مقامی خواتین کے ساتھ شادیاں

کرنا اور پھر ان خواتین کا اسلام کی اشاعت میں کردار ادا کرنا ہے، جزائر ملایا میں عرب اور ہندوستانی تاجر تجارتی آبادیوں میں آباد ہو گئے اور پھر مقامی خواتین سے شادیاں کر لیں، ان خواتین نے مسلمان ہو کر⁸۔

تاتاریوں میں اسلام کی اشاعت کی اہم وجہ خواتین کا مسلمان مردوں کے ساتھ مل کر اسلام کی تبلیغ

کرنا تھا، کئی تاتاری شہزادوں نے اسلام اپنی مسلمان بیویوں کی وجہ سے قبول کیا، اسی طرح انیسویں صدی میں حبشہ کے عیسائی سرداروں میں اسلام کی اشاعت ان کی مسلمان بیویوں ہی کی وجہ سے ممکن ہو پائی⁹۔

تاتاریوں میں پہلا مسلمان فرمانروا برکہ خان تھا۔ یہ 1256ء سے 1267ء تک سنہری غول کا سربراہ

تھا، اور اس کی تربیت بچپن سے ہی ایک مسلمان کے طرز پر ہوئی تھی۔ 1295 میں غازان خان مسلمان ہوا، جو

ایلخانی خاندان کا ساتواں اور سب سے بڑا فرمانروا تھا، اس کے بعد اس کا بھائی الچائتو خان محمد خدا بندہ کے نام سے

مسلمان ہوا اس کی ماں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی تھی مگر والدہ کی وفات کے بعد وہ اپنی مسلمان بیوی کی ترغیب سے مسلمان ہوا¹⁰۔

خواتین مبلغین کی ضرورت و اہمیت درج ذیل قرآنی آیت سے بھی واضح ہوتی ہے؛ فرمان الہی ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾¹¹

ترجمہ: اور مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

اس آیت میں مومن مردوں کے ساتھ مومن عورتوں کا ذکر بھی کیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ مبلغ خواتین کی اہمیت اور ضرورت کو درج ذیل حدیث بھی واضح کرتی ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ¹²

جو کوئی تم میں سے برائی دیکھے پس اس کو ہاتھ سے بدل ڈالے اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں منکم کا خطاب جمع مذکر کے لیے ہے، مگر اس کے مخاطبین میں مسلمان خواتین بھی مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔ شرعی احکام میں اگر مؤنث کے ذکر کے بغیر مذکر کے صیغہ کا ذکر کیا جائے تو اس صیغہ میں مرد و عورتیں دونوں شامل ہوتے ہیں¹³۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا كَلُّكُمْ رَاعٍ، وَكَلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، ... وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ¹⁴

تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، عورت سے اس کے شوہر کے گھر کے اور اولاد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

عورت کی راعیہ ہونے کا مطلب ہے کہ جن کی تربیت کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہے وہ انہیں بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے¹⁵۔

خواتین کا دائرہ عمل اگرچہ اسکے گھر تک محدود ہے مگر ساتھ ہی مقرر کردہ حدود میں اسے گھر سے باہر جانے کی بھی اجازت دی گئی ہے، مگر اس کی اولین ذمہ داری اس کا گھر ہے، اس لیے اصلاح کے کام کو وہ خود

سے اور اپنے گھر سے شروع کرے کیونکہ اس سے اسی کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عورت کا فرض ہے کہ وہ اصلاح و تربیت کی ذمہ داری پورے خلوص کے ساتھ نبھائے۔ ارشادِ ربانی ہے؛

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾¹⁶

ترجمہ: اے لوگوں جو ایمان لائے خود کو اور اپنے عیال کو آگ سے بچاؤ۔

اب جس طرح سے گھر کے سربراہ کا فرض ہے، کہ وہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کرے ایسے ہی خواتین کا لازمی فرض ہے کہ اپنے گھر انہ کو بھی جہنم کی آگ سے بچائے۔ مسلمان مرد و عورت دونوں پہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صرف اپنی ذات ہی کو عذاب الہی سے بچانے کی کوشش نہ کریں بلکہ لازماً اپنے گھر والوں کو بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تلقین کریں اور عمل صالح کی جانب راغب کریں¹⁷۔

خواتین کی اکثریت کی دین سے واقفیت و آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے اور عموماً ان کے محرم مرد یا تو انہیں آگاہ نہیں کرتے یا خود بھی ناواقف ہوتے ہیں، ایسے میں خواتین ہی خواتین کی اچھی معلم ثابت ہو سکتی ہیں، کیونکہ عورتوں کے بے شمار مسائل ایسے جن کے بارے میں پردہ اور فطری حجاب کے سبب سے وہ مردوں سے دریافت نہیں کر سکتی۔ کئی دینی مسائل سے واقفیت اسی صورت میں ممکن ہے جب خواتین ہی خواتین کی معلم ہوں¹⁸۔

تبلیغ میں خواتین کے کردار کو محدود کرنا غلط ہے، کیونکہ خواتین میں ان سے زیادہ بہتر وعظ و نصیحت کوئی نہیں کر سکتا۔ دور حاضر میں نئی نسل خصوصاً بچیوں کو راہِ راست سے بھٹکانے کے کئی طریقے وجود میں آچکے ہیں اور اتنے دلچسپ ہیں کہ نئی مسلمان نسل ان کے چنگل میں پھنستی چلی جا رہی ہے، ان کے نہ صرف عقائد کمزور پڑھ رہے ہیں بلکہ رہن سہن لباس و معاشرت پر بھی غیر اسلامی تہذیبوں کا اثر بڑھ رہا ہے، ایسے میں خواتین ہی ان کو راہِ راست پر لاسکتی ہیں۔ مسلمان بچوں کے ایمان کی حفاظت اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب ان کے اندر غیر اسلامی رجحانات سے ایسی نفرت پیدا کی جائے، جیسے گندی چیزوں سے ہوتی ہے اور یہ کام بڑے سے بڑے واعظین، دینی کتب اور مدارس کے ذریعے سے نہیں بلکہ گھر میں موجود بزرگ خواتین، ماؤں اور بڑی بہنوں کے ذریعے سے ہی ممکن ہے¹⁹۔

اسی طرح غیر مسلم خواتین میں جا کر مسلمان خواتین اپنی زندگی اور اپنے حقوق سے صحیح طور پر آگاہ کر کے ان غلط فہمیوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں جو اسلام اور خاص کر مسلمان عورتوں کی زندگی سے متعلق ہیں۔ کیرن آرم سٹر انگ²⁰ اسلام کی اصل تعلیمات کو جاننے کے بعد لکھتی ہیں،

“The women of the first ummah in Medina took full part in its public life, and some, according to Arab custom, fought alongside the men in battle. They did not seem to have experienced Islam as an oppressive religion though later, as happened in Christianity, men would hijack the faith and bring it into line with the prevailing patriarchy”.²¹

مدینہ منورہ میں عورتیں سماج میں بھرپور حصہ لیتی تھیں، اور عرب رواج کے مطابق، جنگ میں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ بھی لڑتیں۔ اسلام ان کے حق میں ایک جاہلانہ مذہب نہ تھا، اگرچہ بعد میں جیسا کہ عیسائیت میں ہوا اور ایمان کا معاملہ موجودہ نظام پادری کے تحت آگیا۔

مسلمان مرد و خواتین اسلام کی اشاعت، تحفظ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی بقائیں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ہیں۔ دونوں کا دائرہ عمل اگرچہ مختلف ہے، مگر مقصد ایک ہی ہے اور دونوں کی جزا بھی ان کے اعمال کے مطابق ہے۔ عورتیں اعمال میں مردوں سے کسی طور پر کم نہیں اور ان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ دوسروں کے اعمال کی اصلاح کریں، تاریخ گواہ کہ کس طرح خواتین نے علم و ادب، جہاد، تعلیم و تربیت اور اشاعت دین میں اہم کردار ادا کیا۔

خواتین اسلام کی تاریخ کا مختصراً جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اسلام کی آواز پر لبیک کہنے والی حضرت خدیجہؓ ایک عورت ہی تھیں سب سے پہلے نماز ادا کرنے والی بھی یہی خاتون تھیں، اسلام کی پہلی شہیدہ بھی ایک خاتون حضرت سمیہؓ بنت خباب تھیں۔

مندرجہ بالا تمام بحث عورت کے مبلغانہ کردار کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتی ہے، دعوت و تبلیغ کا کام جس طرح عملاً مردوں کی ذمہ داری ہے اسی طرح خواتین کی بھی ذمہ داری ہے۔ غرض اسلام کی اشاعت اور تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ خواتین امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اپنا فرض بنا لیں اور گھر داری کے ساتھ ساتھ اشاعت دین کا کام بھی کریں۔

خواتین مبلغین کی شرائط و حدود

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ایک ضابطے کے مطابق پیدا کیا ہے، کوئی چیز اپنے حد اختیار سے تعرض نہیں کر سکتی جمادات نباتات سب کے لیے اللہ نے ضابطہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مطابق قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دئے ان کے بھی حدود مقرر کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم مرد عورت سب کو دیا مگر عورت کے لیے کچھ حدود بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ دعوت و تبلیغ کا عمل انسان کی اپنی ذات

سے شروع ہوتا ہے اسی طرح یہ ضابطہ خواتین کے لیے بھی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں، اپنے گھر والوں کی اصلاح کریں اور اپنے حلقہ خاندان میں دعوت و تبلیغ کام سرانجام دیں۔ مگر جب وہ بیرونی حلقہ میں تبلیغی فرائض انجام دے گی، تو اس کے لئے کچھ حدود کا تعین کیا گیا ہے، ان حدود کو مد نظر رکھنا تمام مسلمان خواتین کے لئے ضروری ہے۔ یہ شرائط و حدود درج ذیل ہیں؛

خواتین مہلین کے لیے ضروری ہے کہ وہ سادگی اختیار کریں، ان کی زندگی تعیشت و تصنع سے پاک ہو سادہ و پاکیزہ زندگی ان کا شعار ہو۔ عورت کی سادگی، صحابیات کی طرز پر ہو ہر عورت اپنے گھر، لباس، کھانے پینے اور رہن سہن میں سادگی لانے کی کوشش کرے، کیونکہ سادگی سنت رسول ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی اسی میں ہے²²۔ خواتین سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ گھروں میں ہی بیٹھیں۔ فرمان الہی ہے؛

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾²³

ترجمہ: اپنے گھروں میں ہی بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت جیسی نمود و نمائش کرتی نہ پھرو۔

وقرن فی بیوتکن سے مراد ہے کہ عورت کا غیر ضروری طور پر گھر سے نکلنا منع ہے۔ امور سیاست اور معاشی جدوجہد وغیرہ اس کا کام نہیں ہے، اس کا گھر میں رہنا زیادہ افضل ہے۔ اور اگر ضرورت کے تحت باہر جائے تو اپنی زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہو، بناؤ و سنگھار اور زیب و زینت سے پرہیز کرے²⁴۔ یعنی اللہ کا یہ حکم عورتوں کو باہر نکل کر دور جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنے حسن کی نمائش سے روکنے کے لئے ہے۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ وہ سرے سے گھر سے نہ نکلے اور قید ہو کہ زندگی گزارے، عورت حج پہ جاسکتی ہے مسجد اور علاج معالجہ کے لئے جاسکتی ہے، عزیز و اقارب سے ملنے اور کسی اور ضروری کام سے بھی نکل سکتی ہے، مگر شرط یہ کہ وہ شریعت کے احکام کو مد نظر رکھے²⁵۔

اس سلسلہ میں بھی اللہ نے اس کے لئے جو قاعدہ مقرر کیا ہے وہ احکام پردہ کی صورت میں ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کس طرح مستور رہ کر اپنے شرعی کام سرانجام دے سکتی ہیں۔ ارشاد باری ہے؛

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوَّاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾²⁶

اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہ دو کہ وہ اپنی چادر کے پلو اوپر ڈال لیا کریں۔

اس آیت میں خواتین کو بڑی چادر اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، جلابیب کا مطلب بڑی چادر ہے اور ایسی چادر ہے جس میں خواتین کا جسم مستور ہو اور گھر سے نکلنے ہوئے خواتین اس چادر سے اپنے پورے جسم کو ڈھانپ لے؛

"الجلایب وهي الملحفة التي تستعمل بها المرأة أي يُرخين بعضها على الوجوه إذا خرجن لحاجتهن إلاّ عیناً واحدة، وادنا أقرب إلى"²⁷
 الملحفة ایسی چادر کو کہتے ہیں جس کو اوڑھ کر عورت اپنی کسی حاجت کی بنا پر گھر سے نکلے اور اس سے سوائے ایک آنکھ کے اپنے پورے چہرے کو ڈھانپ لے، اور ادناء بمعنی قریب کر لینے کے ہیں یعنی چادر کو اچھی طرح جسم سے لپیٹ لینا۔

ادنا یدنین کے معنی قریب اور لپیٹ لینے کے ہیں، مگر جب اس کے ساتھ علی کا صلہ آئے تو اس کا مفہوم اوپر سے لٹکا لینے کا ہو جاتا ہے²⁸۔

مفردات القرآن کے مطابق جلابیب کا مفہوم یوں ہے؛

"الجلایب، القمص والخمر، الواحد جلاب" ²⁹

جلابیب ایسی قمیص یا چادر جو سارے جسم کو ڈھانپ لے اور اس کا واحد جلاب ہے۔

"الجلباب، وجمعه جلابیب: الرداء الذي يستمر من فوق إلى أسفل أو كل ما يُستتر به"³⁰

جلابیب ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جو اوپر سے نیچے تک سارے جسم کو ڈھانپ لے۔

خواتین کی چادر کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ سادہ ہو اتنی پرکشش نہ ہو کہ لوگوں کی نظریں خود بخود اس جانب اٹھیں اور نہ اتنی چست کہ جسم مستور نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ جسم و لباس کی زینت کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپ جائے³¹۔ ارشاد بانی ہے؛

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾³²

ترجمہ: اور اے نبی! مومن عورتوں سے کہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔

خواتین کا لباس ایسا ہو جو شرعی پردہ کے عین مطابق ہو۔ جس میں چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ پورا جسم ڈھک جائے، لباس بذات خود زینت نہ ہو، نہ اتنا باریک اور چست ہو کہ عورت کا جسم نظر آتا ہو نہ ہی خوشبو والا ہو اور نہ ہی مردوں اور کفار کے لباس سے مشابہت رکھتا ہو³³۔ حضور ﷺ کا ایسی عورت جو باریک لباس زیب تن کرتی ہو کہ متعلق ارشاد ہے کہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گی۔ آپ نے فرمایا؛

(عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال: نِسَاءٌ كَأَسِيَّاتٍ عَارِيَّاتٍ مَا نَالَتُ مُمِيَلَاتٌ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)³⁴
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ایسی عورت جو کپڑے پہنے ہوئے بھی نکلی ہو اور ماٹل ہونے اور دوسروں کو رچھانے والی ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگی نہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت پہ بھی موجود ہوگی۔

اور ایسی خواتین جن کا لباس مردوں کے مشابہ ہو ان پر حضرت محمدؐ نے لعنت فرماتے ہوئے فرمایا:
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ³⁵
ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ایسے مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوں لعنت فرمائی اور ایسی عورتوں پہ لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہوں۔

اسی طرح عورت کو خوشبو کی ممانعت ہے۔ جو عورت خوشبو لگا کہ گھر سے نکلے اس کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ:

"والمراة إذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا وكذا يعني زانية"³⁶
حضور ﷺ نے فرمایا جب عورت خوشبو لگا کہ کسی مجلس یا راستے سے گزرے اور لوگ اسکی خوشبو سے لطف اندوز ہو تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی وہ زانیہ ہے۔
مبلغ خواتین اور تمام مسلمان خواتین کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو کسی بھی قسم کی خوشبو اور آرائش و زیبائش سے پرہیز کریں۔ آپؐ نے فرمایا:

قال رسول الله ﷺ: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا³⁷
حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، ایسی عورت جو زیب و زینت کر کے غیروں کے سامنے جائے اس کی مثال اندھیروں کی ہے اس کے لئے بروز قیامت کوئی روشنی نہ ہوگی۔
اسی طرح زیورات کی آواز بھی پردہ کی چیز ہے خواتین ایسے زیورات سے بھی پرہیز کریں جن کی آواز سے مرد متوجہ ہوں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَصْرُخُنَّ بِالْأَرْجُلِ ۚ لَعَلَّهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ ۚ وَمَنْ زِينَتُهُنَّ﴾³⁸

ترجمہ: اور زور سے قدم زمین پر نہ مارو کہ جو کچھ زینت میں سے پوشیدہ ہے وہ جان لیا جائے۔

عورتوں کی آواز

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾³⁹

پس بات چیت میں نرمی نہ رکھو کہ جس سے کسی کے دل میں جس میں مرض (بددیانتی) ہو کوئی طمع پیدا ہو اور اچھے سے بات کرو۔

مبلغ عورتوں کو حتی الامکان اپنی آواز مردوں کو نہیں سنوانی چاہئے ضرورت پڑنے پر بات کرنے کی اجازت ہے، آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ عورتیں بلاوجہ اپنی آواز مردوں کو سنائیں، البتہ دینی مسائل میں اجازت ہے، جیسا کہ ازواج مطہرات بتایا کرتی تھیں، لیکن بلا کسی ضرورت کے منع ہے⁴⁰۔

قرآن و سنت کو مد نظر رکھ کر دعوت و تبلیغ کی ادائیگی میں عورتوں کے لیے درج ذیل شرائط ہیں، اگر خواتین ان کو مد نظر رکھیں تو ان کا تبلیغ کے لئے نکلتا جائز ہے۔ اگرچہ عورتوں پہ تبلیغ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن آج کل چونکہ لادینیت کا دور ہے، خاص طور سے عورتوں میں بے دینی بہت زیادہ ہو گئی ہے، اس لیے اگر عورتیں مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے تبلیغی فرائض انجام دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

1. عورت کے سر پرست یا شوہر کی اجازت کا ہونا۔
2. اگر سفر پر جانا ہو تو محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔
3. مکمل شرعی پردہ ہو اور کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔
4. بناؤ سنگھار کر کے اور خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔
5. عورتیں تبلیغی فرض کے لئے جس گھر میں ٹھہریں وہاں پردہ کا مکمل انتظام ہو اور غیر محرم مردوں کا آنا جانا

نہ ہو۔⁴¹

مندرجہ بالا شرائط گھر سے باہر نکلنے اور تبلیغ کرنے والی تمام مسلمان خواتین کے لئے ہے۔ خواتین کا نامحرم رشتہ داروں میں دعوت و تبلیغ کرتے ہوئے بھی پردہ کرنا اور اپنی زینت کو چھپانا ضروری ہے اور چال ڈھال کو پروتھار رکھنا بھی اہم ہے۔

خواتین کا دعوت و تبلیغ اور نصیحت و اصلاح کا اولین حلقہ و مرکز ان کا اپنا گھر اور ان کے اپنے بچوں کی تعلیم تربیت ہے۔ اس کے بعد ان کا دائرہ تبلیغ حلقہ خواتین ہے اور اس کے بعد محرم مرد، پس ان تین حلقوں میں

خواتین کی دعوت و تبلیغ کے فرائض سرانجام دے سکتی ہیں⁴²۔ عام مردوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر اگرچہ ان کا فرض نہیں مگر اگر وہ شائع شدہ تحریروں کی شکل میں یہ خدمت سرانجام دیں تو کوئی مضائقہ نہیں⁴³۔

خواتین مبلغین کے لئے دینی علوم کا حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ جب وہ دعوت کا کام کرے گی تو ضروری ہے کہ اس کے پاس دین و دنیا دونوں کا علم ہو اور خود کسی بھی قسم کے تشکیک کا شکار نہ ہو۔ وہ جو بھی علم حاصل کرے اس پر عامل ہو، تاکہ مخاطب اس کے کردار سے متاثر ہو۔ دین سے مکمل آگہی خواتین مبلغین کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ مخاطب کے ذہن میں کسی بھی قسم کے سوالات و شبہات ہو سکتے ہیں اور ان کے سوالات کا تسلی بخش جواب دینا مبلغ کی سب سے اہم ذمہ داری ہے ورنہ اس کی کم علمی کی وجہ سے مخاطب خود بخود اس سے دور ہوتا چلا جائے گا۔

عورتوں کو دینی دینی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئی بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کو مردوں کی طرح ہی اہم قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرمؐ سے دین اخلاق کی تعلیم عورتیں بھی حاصل کرتی تھیں آپ نے ان کے حصول علم کے لیے اوقات اور دن بھی مقرر فرما رکھے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات میں عائشہؓ صدیقہ نہ صرف عورتوں کی بلکہ مردوں کی بھی معلمہ تھیں⁴⁴۔

اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ خواتین نہ صرف خود باپردہ ہوں بلکہ جہاں سے تعلیم حاصل کر رہی ہوں وہاں بھی پردے کا انتظام ہو اور غیر محرموں سے میل جول نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضورؐ بھی جب عورتوں کو درس دیتے تھے تو ان کا دن الگ رکھتے۔ اس طرح اگر عورتوں کو تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں سفر کی ضرورت پیش آئے تو محرم کی موجودگی ضروری ہے اور اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔ فرمان نبویؐ ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفْرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوْ أُخُوها، أَوْ زَوْجُهَا، أَوْ ابْنُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا»⁴⁵

رسول اللہؐ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت پہ ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر اکیلے کرے، مگر اپنے والد، بھائی، شوہر، بیٹے یا محرم کے ساتھ۔

مسلمان خواتین کا اپنی عملی زندگی، اپنے اخلاق اور اپنے اہل خانہ کی زندگیوں کو اسلامی طرز کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس کے اپنے کردار میں اتنی پختگی ہونی چاہیے کہ جس عمل کو وہ صحیح اور شریعت کے مطابق جانے اس پر قائم رہے اور غیر شرعی اعمال سے ہر ممکن اجتناب کرے۔ عموماً خواتین میں غرور و تکبر

کی عادت عام ہوتی ہے، لیکن ایک مبلغ کے مزاج میں تواضع و انکساری اور تکبر سے پرہیز از حد ضروری ہے۔ مبلغ خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے اجتناب کریں اور خود کو اللہ کا عاجز بندہ سمجھے نہ خود پر اور نہ اپنے علم پر غرور کریں اور نہ ہی اپنی نیکی و صالحیت کا دکھاوا کریں۔ حدیث مبارکہ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ⁴⁶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

اگر داعی، اسلامی اخلاقیات کی اہم ترین صفت تواضع و انکساری سے محروم ہو، اپنی بڑائی بیان کرے گا اپنے علم کا رعب ڈالے گا اور اپنے مخاطب کی تحقیر کرے گا تو اس کی بات کوئی نہ مانے گا اگرچہ سچ ہی کیوں نہ ہو⁴⁷۔ مذکورہ بالا بحث سے کچھ اصول اخذ کئے جاسکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:-

1. ایمان، علم و عمل میں موافقت
2. تکبر سے پاک سادہ اور فطری انداز زندگی
3. گھریلو ذمہ داریوں کا پورا کرنا
4. گھر والوں کو اسلام کی تبلیغ کرنے میں ترجیح دینا
5. پردہ کے تمام شرعی احکامات کو مد نظر رکھتے ہوئے تبلیغ کی راہ میں نکلنا۔

ان اصول و ضوابط کو مد نظر رکھ کر خواتین مبلغین کے لیے تبلیغ جائز ہے، ان کی اولین ترجیح ان کی ذات، گھر، اولاد اور محرم رشتے ہیں۔ اس کے بعد وہ خواتین اور کچھ حد و حد میں رہتے ہوئے مردوں کو بھی تبلیغ کر سکتی ہیں، مگر اسلام ایسی نیکی کی نہ اجازت دیتا ہے نہ اجر جس میں اصلاح کم اور تخریب کاری زیادہ ہو اس لیے عورت نیکی کی نیت تو کرے مگر احکامات پردہ کو یکسر بھول جائے یا گھر اولاد کو مکمل نظر انداز کرے اور گھر سے باہر گشت کرے، تو وہ نیکی نہیں بلکہ خود اس کے ساتھ اور اس کے بچوں کے ساتھ ظلم ہے۔ خواتین کو ترجیح اپنے گھر کو دینی چاہیے اگر اس کے بچے بگڑ رہے ہوں، شوہر نظر انداز ہو رہا ہو اور گھر کا تقدس پامال ہو رہا ہو تو اسلام میں اس کے لئے تبلیغ کے سلسلے میں باہر جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ خواتین اسلام نے نہ صرف اپنے گھروں کی طرف توجہ دی بلکہ اپنی اولاد کی ایسی بہترین تربیت کی کہ ان پر اسلام کو فخر ہے، بلکہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے علم، عبادت اور میدان جنگ میں بھی اہم کارنامے انجام دیئے۔ ان خواتین نے علم و فن اور زہد و تقویٰ میں اعلیٰ سیرت و کردار کی

بہترین مثالیں پیش کیں، یہ خواتین نہ صرف سینکڑوں افراد کے مجمع کو درس دیتی بلکہ اپنے گھر بار کی دیکھ بھال، شوہر کی خدمت اور اولاد کی تربیت میں بھی سستی نہ دکھاتیں، ان کے دل ہمیشہ رضائے الہی کے حصول اور آخرت میں جو ابدہی کے خوف سے معمور رہتے تھے۔

خواتین شرعی حدود میں رہ کر دینی فرائض کو سرانجام دے سکتی ہیں، اگر وہ ان سے تجاوز کرتی ہیں، تو بجائے اصلاح کے تخریب کا اندیشہ زیادہ ہوگا۔ خواتین کو تمام شرعی حدود کی مکمل پابندی کرتے ہوئے نہ صرف اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دینا ہوگی بلکہ اشاعت دین کے لیے بھی سرگرم عمل رہنا ہوگا۔ دین کی اشاعت اور ایک فلاحی اسلامی معاشرے کی تشکیل تبھی ممکن ہے جب وہ خود بھی راہ راست سے نہ ہٹیں اور بھٹکے ہوؤں کو بھی راہ راست پر لائیں۔

حوالہ جات

- 1 آل عمران: 104
- 2 علی محمد، انوار البیان فی حل لغات القرآن، مکتبہ سعید احمد شہید لاہور، ج 1، ص 289
- 3 ندوی، ابوالحسن علی، سید، خواتین اور دین کی خدمت، مجلس نشریات اسلام کراچی، ص 32
- 4 الاصفہانی، احمد بن عبداللہ بن احمد، ابی نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، دار الفکر بیروت 1996، الجزء الاول، ص 234
- 5 قاسمی، محمد سعود عالم، خواتین اور اسلامی بیداری، قاضی پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز دہلی 1992، ص 48
- 7 تھانوی، محمد اشرف علی، اصلاحی خواتین، مکتبہ حقانیہ ملتان، ص 1
- 8 آرٹلز، ٹی ڈبلیو، دی پریچنگ آف اسلام، ویسٹ منسٹر آرچیبالڈ کانسٹیبل اینڈ کو، لندن، 1896، باب 12، ص 295
- 9 آرٹلز، ٹی ڈبلیو، دی پریچنگ آف اسلام، باب 13، ص 334
- 10 آرٹلز، ٹی ڈبلیو، دی پریچنگ آف اسلام، باب 8، ص 196، 191
- 11 التوبہ: 71
- 12 القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، دار احیاء الکتب العربیہ، کتاب الایمان، باب نبی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزیدو ینقص، حدیث نمبر 49، الجزء الاول، ص 70
- 13 غفوری، نقشبندی، روح اللہ، محمد، فضیلت دعوت تبلیغ، مکتبہ عمر فاروق کراچی، 2008، ص 316
- 14 القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلت الامام العادل، حدیث نمبر 3408، الجزء الثالث، ص 1460

- 15 غفوری، نقشبندی، محمدرح اللہ، فضیلت دعوت و تبلیغ، مکتبہ عمر فاروق کراچی، 2008، ص 321
- 16 التقریم: 6
- 17 مقالات سیرت (خواتین)، شعبہ تحقیق و مراجع وزارت مذہبی امور اسلام آباد، 2001، ص 115
- 18 مقالات سیرت، ص 338
- 19 ندوی، ابوالحسن علی، خواتین کی ذمہ داریاں، دعویہ اکیڈمی اسلام آباد، اشاعت سوم 2007، ص 13
- 20 کیرن آرم سٹرانگ (1944) برطانیہ سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ تقابلی ادیان پر کئی کتب لکھ چکی ہیں۔ (حیات)
- 21 .A short history of Islam.p18
- 22 الرشیدی، فضل الرحمان، رہنمائے تبلیغی سفر برائے مستورات، دارالکتاب لاہور 2012، ص 228
- 23 الاحزاب: 33
- 24 السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، جمالین فی شرح جلالین (شارح، محمد جمال بلند شہری) زمزم پبلشرز کراچی، 2011، ج 5، ص 141
- 25 زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر، اصول دعوت (مترجم) گل زاہد شیر پاؤ، البدریہ پبلیکیشنز لاہور 2010، ص 212
- 26 الاحزاب: 59
- 27 السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، جمالین فی شرح جلالین، ج 5، ص 169
- 28 مودودی، ابوالاعلیٰ سید، تفہیم القرآن، اشاعت 46، ادارہ ترجمان القرآن لاہور 2007، ج 4، ص 129
- 29 راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن الفضل، المفردات فی غریب القرآن، دار المعرفہ بیروت لبنان، ص 95
- 30 الجمل، عبدالدین حسن، معجم و تفسیر لغوی لکلمات القرآن، الحصیہ المصریہ العامہ لکتاب 2003، ج 1، ص 327
- 31 الجمل، عبدالدین حسن، معجم و تفسیر لغوی لکلمات القرآن، ج 1، ص 131
- 32 النور: 31
- 33 زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر، اصول دعوت، ص 216
- 34 مالک بن انس، مؤطا مالک، دارالافتا الحدیث بیروت 1981، کتاب الجامع، باب ما یکیرہ للنساء لبسہ من الثیاب، حدیث 893، ص 52
- 35 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان، کتاب الادب، باب ما جاء فی المنتشہات بالرجل من النساء، حدیث 2784، الجزء الخامس، ص 98
- 36 ایضاً، باب ما جاء فی کراہیہ خروج المرأۃ مستعطرۃ، حدیث 2786، الجزء الخامس، ص 99
- 37 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراہیہ خروج النساء فی الزینہ، حدیث 1167، الجزء الثالث، ص 470

- 38 النور: 31
- 39 الاحزاب: 32
- 40 مودودی، ابوالاعلیٰ سید، تفہیم القرآن، ج 3، ص 393
- 41 غفوری، نقشبندی، محمد روح اللہ، فضیلت دعوت و تبلیغ، ص 351
- 42 اسرار احمد، ڈاکٹر، مسلمان خواتین کے دینی فرائض، منشورات، ص 19
- 43 مودودی، ابوالاعلیٰ سید، رسائل و مسائل، حصہ 4، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور، 1984، ص 140
- 44 مودودی، ابوالاعلیٰ سید، پردہ، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 2005، ص 248
- 45 سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراہیہ ان تسافر المرأة وحدھا، حدیث 1169، الجزء الثالث، ص 472
- 46 سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الکبر، حدیث 1999، الجزء الرابع، ص 318
- 47 زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر، اصول دعوت، ص 570